بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۱ ماہ احسان ۱۳۲۴ ھش | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۱۱ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۳۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ احسان۔ آج سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ڈلہوزی سے معہ حضرت سیدہ ام متین حرم ثالث تشریف لائے۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی حضور کے ہمراہ آئے ہیں۔ ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کے پسر اکبر کیپٹن ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب قریباً دو ماہ کی رخصت پر آئی سے تشریف لائے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی سید احمد علی صاحب کو تحصیل عالی ضلع گجرانوالہ مناظرہ کے سلسلہ میں بھیجا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

غربا۔ یتامیٰ اور بیوگان کی پرورش اور جماعت احمدیہ

فرمودہ ۳۰ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایمان حاصل ہے۔ مگر ابھی ہر شخص ایمان کے اس بلند مقام پر نہیں۔ کہ وہ

زندہ خدا پر ایمان

رکھتے ہوئے اور پسماندگان کو اس کے سپرد کرتے ہوئے اپنی جان خدا تعالیٰ کے راستہ میں قربان کردے۔ اور جن لوگوں کے دلوں میں یہ ایمان موجود ہے۔ وہ دوسروں کو نظر نہیں آسکتا۔ لیکن غرباء اور یتامیٰ و بیوگان کی پرورش کا کام ایسا ہے۔ جو سب کو نظر آجاتا ہے۔ اور پھر یہ کام ایسا ہے۔ جو لوگوں کے اختیار میں ہے۔ اور وہ جب چاہیں اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اگر وہ اس کام کی طرف جو ان کے اختیار میں ہے توجہ نہ کریں۔ تو ان کے متعلق یہ کس طرح امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ایمان کے معاملہ میں

ترقی کی کوشش

کرینگے۔ لیکن اگر یہ دونوں چیزیں مل جائیں یعنی ادھر قوم یتامیٰ و مساکین کی پرورش کے لئے تیار ہو جائے۔ اور ادھر ہر شخص کے دل میں خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا ہو جائے تو نورٌ علیٰ نور ہو جاتا ہے۔ اور ان دونوں چیزوں کے نتیجہ میں

خدا تعالیٰ کے فضل کامل طور پر

نازل ہونے لگ جاتے ہیں۔ جب ایک طرف قوم کی اصلاح ہو جائے۔ اور دوسری طرف آسمانی نور ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ تو ان زمینی اور آسمانی نوروں کے ملنے سے ہی

روحانیت کا بچہ

تولد ہوتا ہے۔ دنیا کی ہر چیز میں خدا تعالیٰ نے نر و مادہ کا وجود رکھا ہے۔ جب تک نر اور مادہ آپس میں نہ ملیں۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ یہی حال روحانیت کا ہے۔ خالی آسمانی نور کام نہیں آتا۔ اور نہ خالی زمینی اصلاح کام آتی ہے۔

زمینی اور آسمانی نور

جب مل جائیں۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل ایک زوردار بارش کی طرح آسمان سے برسنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور تب وہ قوم ایک لمبے عرصہ تک دنیا میں قائم رہتی ہے۔ اگر ان کے ایمان میں کمی آجائے۔ تو قومی تربیت سہارا دے دیتی ہے۔ اور اگر

قومی تربیت میں کمی

آجائے۔ تو ایمان سہارے کے لئے موجود ہوتا ہے۔ اور گو قوموں پر ایسا وقت بھی آتا ہے۔ جب آسمانی نور بھی مٹ جاتا ہے اور زمینی اصلاح بھی مفقود ہو جاتی ہے۔ مگر بہر حال ایک لمبے عرصہ تک وہ قوم دنیا میں زندہ رہتی ہے۔ پس یتامیٰ و مساکین کی پرورش اور بیوگان کا خیال رکھنا یہ چیز ایسی ہے۔ جس کی طرف ہماری جماعت کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ہر شخص کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ

قوم کے یتامیٰ کا ذمہ وار

وہ ہے دوسرا نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں۔ کہ یہ ہوسکتا ہے۔ کہ ایک دن تم مر جاؤ۔ اور تمہارے بچے بھی یتیم رہ جائیں۔ اور جب ایسا ہوسکتا ہے تو کیوں

یتامیٰ کی طرف توجہ

نہیں کرتے۔ اور کیوں اپنے بچوں کو خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے جدوجہد نہیں کرتے۔ مگر قومی روح کبھی ایک دن میں پیدا نہیں ہو جاتی۔ اس کے لئے مسلسل کوشش اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے گالیاں دینے کی عادت ہو۔ اس کی یہ عادت ایک دن میں دور نہیں ہوسکتی۔ اور جسے سختی کی عادت ہو۔ اس کے اندر ایک دن میں

رحم کا مادہ

پیدا نہیں ہوسکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ متواتر اور مسلسل اس بارہ میں جدوجہد کی جائے:

مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ لوگ

جو یتامیٰ کی پرورش کرتے ہیں۔

وہ بھی اپنے بیٹے یا اپنے بھائی سمجھ کر ان کی پرورش نہیں کرتے۔ بلکہ ملازم سمجھ کر ان کو اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ اور ان سے جداگانہ سلوک کرتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو پہلے کھانا کھلا دینگے۔ اور یتامیٰ کو بعد میں اور وہ بھی بچا کھچا۔ اسی طرح پھل یا مٹھائی منگوائینگے۔ تو وہ اپنے بچوں کو کھلا دینگے۔ اور یتیم مونہہ دیکھتے رہینگے۔ یا اپنے بچوں پر محبت اور شفقت کا ہاتھ پھیرینگے۔ مگر یتیم کی طرف ان کا محبت کا ہاتھ کبھی نہیں اٹھے گا۔ میں نے ایک دفعہ عورتوں میں تقریر کی۔ اور انہیں اس نقص کی طرف توجہ دلائی۔ اور کہا۔ کہ اگر اس سلوک کے بعد تم یہ سمجھتی ہو۔ کہ تم کسی یتیم کی پرورش کر رہی ہو۔ تو یہ تمہاری غلطی ہے یتیم کی پرورش اسی صورت میں اسلامی اصول کے مطابق کہلائیگی۔ جب

اپنے بچوں اور یتیموں میں تم کوئی فرق نہ کرو

اور اگر یتیم بچے کو کوئی کام کرنے کے لئے کہو۔ تو ساتھ ہی ویسا ہی کام اپنے بچے کے بھی سپرد کرو۔ تاکہ اس کے دل میں یہ احساس پیدا نہ ہو۔ کہ چونکہ میرا باپ یا میری ماں نہیں ہے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اس لئے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا جا رہا ہے۔ مجھے معلوم نہیں۔ میری اس نصیحت پر کسی اور نے عمل کیا یا نہیں مگر چند دنوں کے بعد

ام طاہر مرحومہؓ

نے گھر میں ایک یتیم لڑکا رکھا اور میں نے دیکھا کہ وہ اس سے بالکل کوئی کام نہیں لیتی تھیں۔ اور اسی طرح رکھتی تھیں جس طرح اپنے بچوں کو رکھا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت اس طرف توجہ کرے تو اس قدر دلیری ہماری جماعت کے افراد میں پیدا ہو جائے کہ وہ موت کی کوئی حقیقت ہی نہ سمجھیں۔ اور خوشی سے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں اس کے بغیر قوم میں

قربانی کی روح

کا پیدا ہونا بالکل ناممکن ہے لوگ ڈر ینگے۔ کہ اگر ہم مر گئے تو ہمارے بچوں کا کوئی نگران نہیں رہیگا۔ سوائے اس کے جس کے دل میں ایمان کامل ہو مگر ایمان کامل ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتا۔ مومن تو ہوں میں سے بھی ایک حصہ ایسا ہوتا ہے۔ جو ایک حد تک دنیوی سامانوں کا محتاج ہوتا ہے۔ اور دنیوی سامان ایمان سے مل کر اُن کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ اگر کسی قوم کو دنیوی سامان بھی حاصل ہوں اور پھر ایمانِ کامل بھی نصیب ہو تو یہ

سونے پر سہاگے والی بات

ہو گی۔ جیسے سونے پر سہاگہ پھیر دیا جائے تو وہ سونے کو روشن کر دیتا ہے۔ یا موتیوں کو ہار میں پرو دیا جائے تو وہ خوشنما نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح قومی تربیت اور ایمانِ کامل مل کر قوم کو کہیں کا کہیں پہنچا دیتے ہیں۔ زیور اگر میل سے بھرا ہوا ہو۔ تو وہ پیتل سے بھی بُرا لگتا ہے۔ اور وہ موتی جو پروئے ہوئے نہ ہوں ہر وقت ضائع ہونے کے خطرہ میں ہوتے ہیں۔ اور پھر خوبصورت بھی معلوم نہیں ہوتے وہی موتی اچھا لگتا ہے۔ جو دھاگے میں پرو دیا ہوا ہو۔ اور وہی سونا اچھا لگتا ہے جس پر سہاگہ پھرا ہوا ہو۔ اسی طرح

ایمان اور دنیوی تدابیر اور اصلاح

قومی جب آپس میں مل جاتی ہیں۔ تو قوم ترقی کے میدان میں کہیں کی کہیں جا پہنچتی ہے۔ ہماری جماعت کو خدا تعالےٰ کے فضل سے

دو باتیں

حاصل ہیں یعنی اوّل ایمان۔ اگر کوئی شخص جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر بھی ایمان کے لحاظ سے کمزور ہے۔ تو یہ اُس کا اپنا نقص ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کی تازہ وحی۔ اس کا تازہ کلام۔ اس کے تازہ معارف عقل کی ترقی۔ دماغ کی تسلی اور ایمان کی مضبوطی کے لئے موجود ہیں۔ اور وہ ہر وقت ان سے فائدہ اٹھا کر اپنے ایمان کو مکمل کر سکتا ہے۔ دوسری چیز یہ ہوتی ہے۔ کہ قوم کے سامنے کوئی بلند مقصد ہو۔ یہ بات بھی ہماری جماعت کو حاصل ہے۔ کیونکہ خدا نے ہمارا مقصد ساری دنیا کو فتح کرنا قرار دیا ہے۔ جرمن کے باشندے تو اس بات پر خوش ہو سکتے ہیں کہ انہیں یورپ کا کچھ حصہ دے دیا جائے مگر ہم وہ ہیں جو دنیا کے کسی ایک ٹکڑا پر راضی نہیں ہو سکتے بلکہ

ہم دنیا کے چپہ چپہ اور کونہ کونہ کو فتح کرنا چاہتے ہیں

پس ہمارے سامنے وہ مقصد عظیم ہے جو یورپ کی فاتح اقوام کے سامنے بھی نہیں۔ گویا تین میں سے دو ایسی باتیں ہیں جو ہمیں حاصل ہیں صرف

تیسری بات

ایسی ہے جس کے نہ ہونے کی وجہ سے قوم کا ایک حصہ بزدلی دکھاتا ہے۔ اور اس کے بزدلی دکھانے کی وجہ سے قوم کا بہادر حصہ بھی بعض دفعہ بزدل بن جاتا ہے۔

جنگ ہوازن کے موقع پر جب کچھ لوگ میدانِ جنگ سے بھاگے اور تیروں کی بوچھاڑ کا وہ مقابلہ نہ کر سکے تو اس قدر بھاگڑ مچی کہ وہ جو بہادر تھے اُن کے بھی پیر اکھڑ گئے اور وہ بھی بھاگنے لگ گئے۔ تو قوم میں جب

کچھ لوگ بھگوڑے

پیدا ہو جائیں وہ بہادروں پر بھی بُرا اثر ڈال دیتے ہیں کیونکہ وہ اس وقت بے دھیان ہوتے ہیں۔ اگر مومن ہوشیار ہو تو اس صورت میں تو اس پر بھگوڑوں کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا لیکن چونکہ انسان بعض دفعہ بے خیال سا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسی حالت میں بھاگنے والے اس کے قدم کو بھی متزلزل کر دیتے ہیں۔

مجھے یاد ہے ہم ایک دفعہ ڈلہوزی میں سیر کر کے واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں ہمارے بعض ساتھیوں کے پاؤں کے درمیان میں سے

ایک سانپ گذرا

اور انہوں نے شور مچا دیا کہ سانپ ہے سانپ ہے۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب میاں بشیر احمد صاحب صوفی عبد القدیر صاحب اور بعض دوسرے دوست اس سیر میں شامل تھے۔ اور دو دو کر کے سب بے دھیان چلے آ رہے تھے کہ ایک سانپ درمیان میں سے گذر گیا۔ پہاڑوں میں سانپ کثرت سے ہوتے ہیں۔

غربائ کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے اس وقت انہیں قادیان کے ان غربا۔ کو نہیں بھولنا چاہیئے جو دیار حبیب میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں۔ ہمیں ان کے لئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہیئے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا ایک سو من برادرم عبد اللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے۔ کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا۔ کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا۔ جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کے لئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی۔ غربا۔ کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں۔ وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے۔ اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ غربا۔ کے لئے ادا کریں امید ہے کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی۔ والسلام۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

تو وصیت معیار ہے مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کا مگر باوجود اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زور دینے کے بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تک اس کی عظمت سے واقف نہیں ہیں۔

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔

جب سانپ گزرا تو ان میں سے بعض نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو آواز دی کہ دیکھنا سانپ ہے۔ مگر آواز اس رنگ میں گئی۔ کہ ہم میں سے ہر ایک نے یہ سمجھا کہ سانپ میری لاتوں میں سے ہو کر گزر رہا ہے۔ یہ آواز سن کر جس طرح پہلے سانپ سے بچنے کے لئے جو نظر نہ آتا ہو انسان طبعی طور پر بھاگنا شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہم میں سے ہر ایک نے بھاگنا شروع کر دیا۔ پہلے تو میں بھی اسی رَو میں بہہ گیا۔ مگر چار پانچ قدم تیز چلکر مجھے خیال آیا۔ کہ سانپ آخر ہے کہاں۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب میرے ساتھ تھے۔ اور وُہ بھی چھلانگیں لگاتے جا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا۔ ہم یہ کیا بیوقوفی کر رہے ہیں۔ ذرا ٹھہر کر دیکھیں تو سہی کہ سانپ کہاں ہے۔ جب ہم نے پتہ لگایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جنہوں نے سانپ دیکھا تھا۔ انہوں نے اس کو مار بھی لیا تھا۔ مگر دہشت اس قدر غالب تھی۔ کہ جو دوست ہمارے آگے تھے۔ وُہ پھر بھی بھاگتے جا رہے تھے کئی دفعہ آوازیں دے کر ہم نے انہیں کھڑا کیا۔ تو بعض دفعہ انسان بے دھیان ہوتا ہے اور ایسی حالت میں وہ بزدلوں کی رَو کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہی حالت بعض دفعہ قوم پر آتی ہے۔ اور بہادر سے بہادر بھی تھوڑی دیر کے لئے بزدل بن جاتا ہے۔ جیسے

ہوازن کے موقعہ پر

ہوُا۔ اس جنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعض نو مسلموں بلکہ کافروں کو بھی شامل ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ اور انہوں نے خوب ڈینگیں ماری تھیں۔ کہ ہم آج اپنی بہادری کے خوب جوہر دکھائینگے۔ جب کفار نے تیر برسائے تو یہی نوجوان جو آگے آگے تھے۔ پیچھے کی طرف بھاگے۔ اور ان کے بھاگنے کی وجہ سے صحابہ رضؓ کی سواریاں بھی بدک گئیں اور میدان میں ایک

بھاگڑ مچ گئی

یہاں تک کہ ایک وقت صرف بارہ آدمی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارد گرد رہ گئے۔ قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ کہ چونکہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ غرور پیدا ہو گیا تھا۔ کہ ہمارا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس لئے یہ نقصان اُٹھانا پڑا۔ تو ہر قوم پر کبھی کبھی ایسا وقت بھی آ جاتا ہے جب اس کے بزدل میدان سے بھاگنے لگتے ہیں۔ اور وُہ بہادر جو بے دھیان جا رہے ہوتے ہیں۔ وہ بھی بے تحاشہ بھاگ پڑتے ہیں۔

پس ضروری ہے کہ

بزدلوں کا مقابلہ

کیا جائے۔ اور اس عنصر کو زیادہ سے زیادہ کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ وہ بزدل جنہیں ایمان کامل حاصل نہیں ہوتا۔ اور جن کے سامنے کوئی بلند نصب العین بھی نہیں ہوتا۔ وُہ اسی صورت میں قوم کے دوش بدوش چل سکتے ہیں۔ جب کوئی تنظیم اور قومی اصلاح اور قومی تربیت ایسے اعلےٰ رنگ میں ہو جائے۔ کہ جان دینا کسی کو دوبھر معلوم نہ ہو۔ اگر یہ صورت نہ ہو۔ تو یہ بزدل لوگ بہادروں کو بھی بھگوڑہ بنا دیتے ہیں؁

اس وقت چونکہ خصوصیت سے

قادیان کے دوست

میرے مخاطب ہیں۔ اس لئے میں جہاں سب جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اسے یتامیٰ ومساکین اور بیوگان کی پرورش کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ وہاں میں قادیان والوں سے کہتا ہوں۔ کہ ہر شخص کو اپنے اپنے محلہ میں اپنے ہمسائیوں کے متعلق اس امر کی نگرانی رکھنی چاہیئے۔ کہ

کوئی شخص بھوکا تو نہیں

اور اگر کسی ہمسایہ کے متعلق اسے معلوم ہو۔ کہ وُہ بھوکا ہے تو اس وقت تک اسے روٹی نہیں کھانی چاہیئے۔ جب تک وہ اس بھوکے کو کھانا نہ کھلائے۔ اگر تم التزام اور تعہد کے ساتھ ایسا کرو تو تھوڑے دنوں میں ہی ایک عام بیداری پیدا ہو جائیگی اور لوگوں کے لئے اس امر کا برداشت کرنا مشکل ہو جائیگا۔ کہ کوئی شخص ان کے محلہ میں یا ان کے ہمسایہ میں بھوکا ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا۔ کہ وُہ لوگ جو بلا وجہ نکمے بیٹھے رہتے ہیں۔ اور کام نہیں کرتے۔ ان کو بھی مجبور کر سکو گے۔ کہ وُہ کام کریں۔ اور قوم کے لئے بوجھ نہ بنیں۔ گویا دو فائدے اس سے حاصل ہونگے۔ جو لوگ واقعی معذور ہونگے۔ ان کی روزی کا سامان مہیا ہو جائیگا۔ اور جو لوگ بلا وجہ نکمے ہونگے ان کو کام پر لگا کر انہیں مفید وجود بنا دیا جائیگا۔ اگر

ہر محلہ کے احمدی عزم مصمم کرلیں

کہ اگر ہمارے ہمسایہ میں کوئی شخص بھوکا ہوا تو خواہ ہمیں خود بھوکا رہنا پڑا۔ ہم اسے ضرور کھانا کھلائینگے۔ تو چند دنوں میں ہی یہ حالت ہو جائے گی۔ کہ تم تلاش کرو گے کہ تمہیں کوئی بھوکا ملے۔ مگر تمہیں کوئی بھوکا نہیں ملیگا۔ صرف ارادہ اور نیت کی ضرورت ہے۔ میں نے دیکھا ہے بعض مواقع پر کوئی فقیر سامنے آئے۔ تو اسے پیسہ دے دیا جاتا ہے۔ اس پر دوسرا سامنے آ جاتا ہے۔ اور اسے بھی پیسہ دے دیا جاتا ہے پھر تیسرا آ جاتا ہے۔ اور جب اسے پیسہ دیا جاتا ہے تو چوتھا سامنے آ جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر بعض لوگ گھبرا جاتے ہیں۔ اور وُہ کہتے ہیں کہ یہ تو پیچھے ہی پڑ گئے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ پیسہ پیسہ سب کو دیتے جائیں۔ تو تھوڑی دیر کے بعد ہی سب ختم ہو جائیں۔ اور کوئی باقی نہ رہے۔ صرف ارادہ کی کمزوری ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے۔ یہ وجہ نہیں ہوتی۔ کہ غربا کی کثرت ہوتی ہے۔ میرا اصول یہ ہے۔ کہ اگر کوئی

ہٹا کٹا مشٹنڈا

ہو۔ اور وُہ سوال کرے۔ تو میں اسے کچھ نہیں دیتا۔ اور بعض دفعہ یہ کہہ دیتا ہوں۔ کہ میں تمہیں کام دیتا ہوں۔ اگر تم کما کر کھانا چاہو تو آؤ میں اس کام کا انتظام کر دیتا ہوں۔ مگر مَیں نے دیکھا ہے۔ اس پر سب بھاگ جاتے ہیں۔ وُہ مانگ کر کھانے کو تو تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ خود کما کر باعزت طریق پر کھائیں۔ اور اپنے رشتہ داروں کو کھلائیں۔ یہ تو ان لوگوں کی کیفیت ہے جو معذور نہیں ہوتے۔ صرف عادۃً سائل ہوتے ہیں۔ لیکن وہ جو

واقعی معذور اور قابلِ امداد

ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق میں نے تجربہ کیا ہے۔ کہ بعض دفعہ میں یہ ارادہ کرتا ہوں۔ کہ اگر مجھے کوئی غریب ملا۔ تو اسے فلاں چیز دونگا۔ مگر اس ارادہ کے باوجود کوئی غریب نہیں ملتا۔ جسے انسان صدقہ دے سکے۔ تو انسان اگر دینے پر آ جائے۔ تو اُسے کچھ بھی بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔ اگر ایک دن کوئی شخص سات آٹھ بھوکوں کو کھانا کھلائے اور خود اسے فاقہ کرنا پڑے۔ تو یہ نہیں ہوگا۔ کہ روزانہ اسے فاقہ آئے۔ بلکہ دوسرے دن کوئی اور شخص ان کو کھانا کھلا دیگا۔ اس طرح اگر تمام لوگ تعہد کرلیں۔ کہ وہ بھوکوں کو کھانا کھلائینگے۔ تو شائد سال بھر میں ایک غریب کو کھانا کھلانا کسی شخص کے حصہ میں آئے۔ اس سے زیادہ نہیں آ سکتا۔ صرف نیت اور ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ اگر سب لوگ یہ پختہ عہد کرلیں۔ کہ انہیں اپنے ہمسایہ میں اگر کسی شخص کے بھوکا رہنے کا علم ہوُا تو وُہ خود کھانا نہیں کھائینگے۔ جب تک اسے نہ کھلالیں۔ بلکہ اگر انہیں خود بھوکا رہنا پڑا۔ تو وُہ بھوکے رہنے کے لئے تیار ہونگے۔ تو اس کے نتیجہ میں

قوم میں جرأت اور بہادری

پیدا ہو جائیگی۔ اور غربا کی تکالیف بھی دور ہو جائینگی اس کے بعد ہم کمزور ایمان والوں سے بھی بہادری کی امید کر سکتے ہیں۔ ورنہ اس کے بغیر ان سے قربانی کی امید رکھنا بالکل غلط بات ہے۔ وُہ کسی صورت میں بھی بہادری نہیں دکھلا سکتے؁

آپ بیتی حصّہ دوم

— از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب —

پہلے حصہ پر ہم اس سے پیشتر ریویو کر چکے ہیں۔ اب اس کا دوسرا حصہ شائع ہوُا ہے۔ اس میں واقعات کی تعداد اور صفحوں کی گنتی پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ اور دلچسپی بھی پہلے حصہ سے بڑھ کر ہے۔ جب تک ساری کتاب نہ پڑھ لیں۔ چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا قادیان میں پہلا حصہ چند روز میں بک گیا۔ آپ اگر فوراً ہی دوسرے حصّہ کو حاصل نہ کرینگے۔ تو بعد میں آپ کو نہ مل سکے گا۔ حکیم عبد اللطیف صاحب شہید منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان سے مل سکتا ہے قیمت آٹھ آنے۔ صرف ایک حصہ منگوانے والے ۱۰ کے ٹکٹ بھیجیں؁

حضرت مسیحؑ کے معجزات

وہ معجزات جو عیسائی صاحبان حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کرتے ہیں ہرگز اس قسم کے نہیں کہ اُن سے حضرت مسیحؑ کی شان دوسرے تمام انبیاء سے برتر اور بالا قرار پا سکے۔ اول تو تورات کی رو سے صدور معجزات نبوت کے لئے لازمی نہیں اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ معجزہ دکھلانے والا سچا نبی ہو۔ چنانچہ یوحنا ۴۱/۱۰ میں لکھا ہے۔ "کہ بہتیرے اس کے (یعنی مسیحؑ کے) پاس آئے اور کہتے تھے۔ کہ یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ حالانکہ وہ ایک بہت بڑا نبی تھا اور دوئم اسلئے کہ لکھا ہے کہ "اسوقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہونگے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھلائینگے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں"۔ پس جب معجزہ ایسی چیز ہے۔ کہ جس کا صدور جھوٹوں سے بھی ہو سکتا ہے۔ تو کس طرح مان لیا جائے کہ حضرت مسیحؑ معجزات سے تمام انبیاء سے افضل تھے۔

اناجیل اربعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ ہرگز صدور معجزات کے مدعی نہیں تھے بلکہ جب کسی نے بھی اُن سے معجزہ مانگا اُسے یا تو انہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں ٹال دیا یا خاموشی اختیار کر لی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "پس یہودیوں نے جواب میں اُسے کہا تو جو ان کاموں کو کرتا ہے ہمیں کونسا نشان دکھاتا ہے"۔ یوحنا ۱۹/۲ گویا ان کے کہنے کے باوجود اُن کو کوئی معجزہ نہ دکھایا۔

پھر لکھا ہے کہ ہیرودیس بادشاہ جو حکومت روم کے ماتحت تھا۔ جب اُس کے پاس حضرت مسیحؑ گئے تو وہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ وہ اُن سے معجزہ دیکھنے کا امیدوار تھا۔ لیکن حضرت مسیحؑ نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ چنانچہ لوقا ۲۳/۹-۱۱ میں لکھا ہے"۔ وہ اس سے بہتیری باتیں پوچھتا رہا مگر اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا اور سردار کاہن اور فقیہ کھڑے ہوئے بڑے زور شور سے اس پر الزام لگاتے رہے پھر ہیرودیس نے اپنے سپاہیوں سمیت اُسے ذلیل کیا اور ٹھٹھوں میں اُسے اُڑایا"۔ پھر لکھا ہے "کہ گلیل کے لوگوں نے بھی حضرت مسیحؑ سے معجزہ مانگا لیکن مسیحؑ بالکل خاموش رہے اور کوئی معجزہ انہیں نہ دکھایا۔ چنانچہ لوقا ۲۳/۴ میں لکھا ہے "۔ جو کچھ ہم نے سنا ہے کہ کفر نحوم میں کیا گیا یہاں اپنے وطن میں بھی کر"۔ اب ایک طرف تو حضرت مسیحؑ کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ کوئی معجزہ نہیں دکھاتے۔ مگر دوسری طرف مسیحی یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ نے بڑے بڑے معجزات دکھائے اب اُن معجزات کو لیجئے جو عیسائی صاحبان حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کرتے ہیں سو وہ پانچ ہیں۔ اول حضرت مسیحؑ کا پہاڑی وعظ جو متی کے پانچویں باب میں ہے۔ اور جسے عیسائی بڑے زور شور سے پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وہ تعلیم ہے۔ جس کی کوئی نظیر نہیں۔ مگر عجیب بات یہ ہے۔ کہ اسے خود عیسائی قابل عمل نہیں سمجھتے۔ مثلاً اُس میں لکھا ہے۔ "کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کُرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اُسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا"۔ اب بھلا بتائیں کوئی عیسائی اس پر عمل کرتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ معاملہ اس کے بالکل برعکس نظر آرہا ہے۔

دوسرا معجزہ حضرت مسیحؑ کا مردے زندہ کرنے کا پیش کیا جاتا ہے۔ مگر اس کے متعلق کسی طول طویل بحث کی ضرورت نہیں خود حضرت مسیحؑ کا بیان اس بارے میں کافی ہے۔ کہ وہ کس قسم کے مردے زندہ کرتے تھے۔ متی ۲۵/۵ میں لکھا ہے۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا ہے اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔ اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے"۔ اسی بیان سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ موت سے مراد روحانی موت تھی اور زندگی سے مراد روحانی زندگی۔

تیسرا معجزہ حضرت مسیحؑ کا یہ پیش کیا جاتا ہے کہ وہ آسمان پر چڑھ گئے سو اس کے متعلق حضرت مسیحؑ خود کہتے ہیں "۔ آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے اسکے جو آسمان سے اترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے"۔ اس میں حضرت مسیحؑ نے دو باتیں کہی ہیں۔ ایک یہ کہ آسمان پر وہی چڑھ سکتا ہے۔ جو آسمان سے اُترے اور دوسرے یہ کہ میں اب بھی آسمان پر ہوں۔ غور فرمایئے کیا حضرت مسیحؑ آسمان سے اُترے تھے اور کیا جب وہ باتیں کر رہے تھے تو آسمان پر تھے؟

حقیقت یہ ہے کہ آسمان پر چڑھنے سے مراد صرف رفع روحانی ہے۔ اور بلندی درجات

چوتھا معجزہ جسے بہت بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ وہ حضرت مسیحؑ کی بن باپ پیدائش ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بن باپ کی پیدائش کی وجہ سے سب انبیاء سے افضل ہو سکتا ہے۔ تو جس شخص کی ماں اور باپ دونوں نہ ہوں۔ اسے حضرت مسیحؑ سے بڑھ کر ہونا چاہیئے۔ پھر کیا عیسائی صاحبان حضرت آدمؑ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

پانچواں معجزہ جو حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسیحؑ صلیب پر مر کر دوبارہ زندہ ہو گئے۔ مگر یہ صرف عیسائیوں کی خوش اعتقادی ہے۔ حضرت مسیحؑ خود فرما چکے ہیں۔ کہ "اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان اُن کو نہ دیا جائیگا"۔ متی ۱۶/۴ ۱۲/۳۹ اب صاف ثابت ہے کہ حضرت مسیحؑ اپنے صلیبی معجزہ کو حضرت یونسؑ کے معجزہ سے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ اور جس طرح حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔ اسی طرح حضرت مسیحؑ صلیب سے زندہ اُترے اور زندہ زمین کے پیٹ میں رہے چنانچہ آگے خود حضرت مسیحؑ کہتے ہیں "کیونکہ جیسے یوناہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا"۔ متی ۱۲/۳۹

پس جس شکل میں عیسائی اس معجزہ کو پیش کرتے ہیں حضرت مسیحؑ کے کلام سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ محمد اسحاق صوفی واقف زندگی

غرباء کے غلہ فنڈ کے متعلق اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ ذرہ نوازی غرباء کے لئے غلہ کی وصولی کا کام "دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید" کے سپرد فرما دیا۔ ہر احمدی کو معلوم ہے۔ کہ غلہ خریدنے کے یہی چند ایام ہیں۔ اس کے بعد برسات شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے غرباء کے لئے غلہ کا خریدا جانا ان ہی ایام میں اشد ضروری ہے۔ ہر جماعت میں حضور کی تحریک اور غلہ فنڈ کا ایک فارم ارسال کیا جا رہا ہے۔ جماعتیں اور افراد جہاں اس فارم کی تکمیل کر کے جلد سے جلد حضور کی خدمت میں پیش فرمائیں۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر کے غلہ کی رقم بھی بھیج دیں۔ ہر جماعت کے ہر کارکن کے لئے ضروری ہے۔ کہ اگر کوئی غلہ دیتا ہے۔ تو لے لیں۔ اور اگر کوئی نقد دیتا ہے۔ تو نقد لے لیں۔ اور جو وصول کریں۔ اس کی رسید دیدیں۔ اگر غلہ قادیان پہنچانے میں مشکلات ہوں۔ خواہ ریلوے سٹیشن دور ہو۔ یا سٹیشن تک کرایہ بہت پڑتا ہو۔ یا باردانہ کا انتظام نہ ہو۔ ایسی حالت میں غلہ فروخت کر کے اس کی رقم ارسال کر دی جائے۔ اور حتی الوسع کوشش کریں کہ "فارم غلہ فنڈ" کے ساتھ ہی روپیہ بھی ارسال کر دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ ترجمۃ القرآن اور تحریک جدید کے متعلق حضور کا خطبہ پڑھ یا سن لیا ہوگا۔ آپ حضور کے ارشاد پر لبیک کہنے کے لئے طیار رہونگے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

عربی و انگریزی لٹریچر کی ضرورت

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب میڈیکل آفیسر Gonda ابی سینیا لکھتے ہیں۔ کہ مجھے حبشیوں اور عربوں میں اکثر لیکچر دینے پڑتے ہیں۔ انگریزی اور عربی لٹریچر کی اشد ضرورت ہے۔ حسب ذیل پتہ پر ارسال کیا جائے۔

C/O B. M. M. E. Addis Ababa
Abyssenia

ملتان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

احرار کی فتنہ انگیزی اور غلط بیانی

کچھ عرصہ سے آریہ سماج ملتان چھاؤنی مختلف اوقات میں اپنے لیکچراروں کو بلا کر اسلام کی تردید اور ویدک دھرم کی تائید میں لیکچر کراتی رہی ان حالات کو دیکھتے ہوئے میں نے گذشتہ سال جوابی طور پر تقریریں کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ایک دن بعد منادی صداقت اسلام بذریعہ نشانِ پنڈت لیکھرام پر دو گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں کثرت سے آریہ صاحبان مع ایک مناظر تشریف لائے اور اطمینان سے لیکچر سن کے چلے گئے۔

دوسرے دن مجھے آریہ سماج کے مناظر نے کہا۔ کہ میں نے آپ کی تقریر سے یہ سمجھ لیا ہے کہ قتل لیکھرام میں واقعی غیبی ہاتھ کام کر رہا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس کے بعد آریہ کمار سبھا کا جلسہ ہوا۔ جس میں چوٹی کے آریہ لیکچرار بلوائے گئے۔ مگر کوئی بھی مذکورہ صداقت کے خلاف بول نہ سکا۔ ہاں حسب عادت اسلام کے خلاف بہت کچھ کہتے رہے۔ پھر ۶ مارچ ۱۹۳۵ء کو ورنید رصدیقی صاحب کو بلا کر جلسہ کیا گیا۔ اور بذریعہ منادی اعلان کیا۔ کہ لیکچرار موصوف پہلے مسلمان مولوی تھے۔ اب آریہ سماجی ہیں۔ اور خاص طور پر منادی کو میرے مکان پر اعلان کرنے کا آرڈر دیا گیا۔ مرتد مولوی کا نام سنکر کئی مسلمان بھی تقریر سننے کے لئے گئے۔ مجھے بھی باوجود بیمار اور کمزور ہونے کے جانا پڑا۔ کیونکہ منادی کے بعد مجھے آریہ سماج کے منتری نے کہا۔ کہ آپ کا شامل ہونا بہت ضروری ہے۔ سب سے پہلے پنڈت لیکھرام صاحب کی یادگار منانے کے لئے تقاریر کی گئیں۔ پہلی تقریر کے اختتام پر میں نے عرض کیا۔ کہ چونکہ اس واقعہ قتل کا ملزم ہمیں بتایا جا رہا ہے۔ اس لئے مجھے اپنی صفائی میں کچھ عرض کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ اس موقعہ پر جواب کا وقت نہیں دیا جا سکتا۔ تنہائی میں اگر آپ بات کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا یہ منصفانہ جواب ہے؟ کہ الزام تو سینکڑوں لوگوں میں لگایا جائے۔ اور صفائی تنہائی میں سنی جاوے۔ لیکن انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا۔ میں نے پھر توجہ دلائی۔ کہ ابھی ایک تقریر میں کہا گیا ہے۔

کہ پنڈت لیکھرام صاحب کی صحیح یادگار ان کے نقشِ قدم پر چلنا ہے۔ اور پنڈت صاحب کی ایک خوبی یہ بتائی گئی ہے۔ کہ آپ غیر مذاہب والوں کو بھی اپنی سٹیج پر بولنے کا موقعہ دیا کرتے تھے تو کیا آپ لوگ بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مجھے اپنی سٹیج پر جواب دینے کی اجازت دے دیں۔ لیکن آریہ سماج کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ افسوس ہم پنڈت جی کے نقش قدم پر نہ چل سکتے ہیں۔ اور نہ آریہ سماج چلنا چاہتی ہے۔ دوسرے دن جب آریوں نے اس جواب میں اپنی بڑی سبکی محسوس کی۔ تو مجھے کہا گیا کہ اگر آج آپ لکھ کر دیں۔ تو وقت دیا جائیگا۔ چنانچہ میں نے تحریری اجازت کے لئے لکھا۔ تو کوئی جواب نہ دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ ورنید رصدیقی صاحب نے پھر وہاں آریہ سماج سے کہہ دیا۔ کہ میں احمدیوں سے گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں چنانچہ ایک مسلم نوجوان کے سوال پر صدیقی صاحب اور پنڈت صاحب نے صاف طور پر اعتراف کیا کہ ہم احمدی لٹریچر سے ناواقف ہیں۔ اس لئے گفتگو سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی صدیقی صاحب حسب معمول اسلام پر اعتراض کرتے رہے۔ جس پر بعض مسلمانوں کو جوش بھی آیا۔ مگر چند آدمیوں نے بیچ بچاؤ کرا دیا۔ لیکن اس درد کی وجہ سے جو ان کو پہنچا تھا۔ انہوں نے مولوی محمد علی صاحب جالندھری احراری کو بلوا کر آریہ سماج کی تردید میں لیکچر کرایا۔ مگر اس کے لیکچر سے کیا اطمینان ہو سکتا تھا۔ جو سوائے احمدیوں کے خلاف بدکلامی کے کچھ جانتا ہی نہیں۔ اور احمدیت کے متعلق مسلم نوجوانوں نے اسے کچھ کہنے سے روک دیا تھا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب احراری کی تقریر سے تسلی نہ پا کر مسلم نوجوانانِ ملتان چھاؤنی نے ایک اور مولوی صاحب کو آریہ سماج کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے بلایا۔ مگر اس سے بھی ان کی تشفی نہ ہوئی۔ پھر لعل حسین صاحب اختر کو بلوایا۔ جس نے ہمارے خلاف کہنے کے علاوہ آریہ سماج کے اعتراضات کا کوئی معقول جواب نہ دیا۔

اس دوران میں آریہ کمار سبھا کے پریذیڈنٹ صاحب مجھے ملے اور بتایا۔ کہ میں نے اپنے گذشتہ جلسہ میں اپنے ایک خاص لیکچرار کو آپ کے لیکچر دربارہ نشانِ پنڈت لیکھرام صاحب پر روشنی ڈالنے کے لئے بلوایا تھا۔ لیکن وہ ایک اور لیکچر دینے کے بعد وقت نہ ملنے کی وجہ سے واپس چلے گئے۔ اب آنے والے جلسہ میں آپ کی تقریر کا ضرور جواب دیا جائیگا۔ چنانچہ ۲۱ مئی کو آریہ سماج مذکور کا جلسہ شروع ہوا۔ اطلاع ملنے پر ۲۲ مئی کو میں بھی شامل ہوا۔ اس وقت صرف سوامی جے منی صاحب اکیلے مقرر تھے۔ میں اگلے روز سوامی صاحب سے ملا۔ کہ آپ جو اسلام کے خلاف اعتراضات کرتے ہیں۔ آپ ان کے متعلق تبادلہ خیالات کیوں نہیں کر لیتے۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ میں پردھان صاحب سے مشورہ کرونگا۔ اس کے بعد میں نے ان کو تقریباً ایک گھنٹہ دعوت اسلام دی۔ اور کہا۔ کہ آپ نے امریکہ۔ جاپان ماریشس وغیرہ ممالک میں ویدک دھرم کا پرچار تو کیا۔ لیکن کیا آپ کو وہ بات بھی اب تک نصیب ہوئی۔ جو سچے دھرم کا نتیجہ ہونی چاہیئے۔ یعنی دھرم پر چل کر خدا کو پانا۔ آپ کی زندگی صرف لیکچروں تک ہی محدود رہی ہے۔ اب میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خدا اسلام پر چلنے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی غلامی میں مل سکتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اعلان فرمایا۔ کہ میں نے اسی رستہ پر چل کر خدا کو پا لیا ہے۔ اس کے مقابل پر پنڈت لیکھرام صاحب نے بھی ویدک دھرم پر چل کر پرماتما کو پا لینے کا اعلان کیا۔ ہر دو نے اپنی تائید میں ایک دوسرے کے متعلق بعض پیشگوئیاں کیں۔ جن کو دیکھکر نتیجہ نکلتا ہے کہ کس کا خدا کے ساتھ تعلق تھا۔ پنڈت لیکھرام صاحب کی ایک بھی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ برخلاف اس کے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں روزِ روشن کی طرح پوری ہو کر صداقت اسلام کا واضح ثبوت ہوئیں۔ سو اب خدا کو پانے کا راستہ صرف اسلام ہی ہے۔

مہاشہ صاحب موصوف نہایت غور سے سنتے رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت تعریف کی۔ اور فرمایا۔ میں کئی دفعہ آپ سے مل چکا ہوں۔ آپ اخلاق کے مجسمہ تھے۔ آپ کے چہرہ پر بشاشت کے علاوہ آپ کے اندر ایک ایسی کشش تھی۔ جو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی تھی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا۔ کہ ہمیں باوجود مخالف ہونے کے آریہ سماجیوں کے ہاں سے کھانا نہیں کھانے دیتے تھے۔ اور ہمارے کھانے کا انتظام اپنی طرف سے ہندوؤں کے ہاں کرا دیتے تھے۔

۲۴ مئی کو میں آریہ سماج میں گیا۔ تو اور بھی کئی ایک لیکچرار آئے ہوئے تھے ان میں سے ایک نمایاں شخصیت پنڈت پورن چند صاحب کی بیان کی گئی۔ ان کے ساتھ سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ دورانِ تبادلہ خیالات میں سوامی جے منی صاحب نے اپنے مقامی لیکچرار سے کہا۔ کہ آپ کیوں ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کا انتظام نہیں کرتے۔ لیکچرار صاحب نے فرمایا۔ کہ شورش کا خطرہ ہے۔ میں نے جواباً کہا۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ ادھر تو آپ اسلام کے خلاف پرچار کرتے ہیں۔ اور ادھر شورش کا خطرہ بتاتے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں آپ کے سامنے دو تجاویز رکھتا ہوں۔ جن میں شورش کا کوئی خطرہ نہیں۔ پہلی یہ کہ آپ ہمارے سٹیج پر تشریف لا کر آزادی سے ہمیں گھنٹہ دو گھنٹہ لیکچر سنائیں۔ اور دوسرے دن آپ معہ آریوں سماجیوں کے اتنا ہی وقت ہمارا لیکچر بھی سن لیں۔ اس طرح بہت سے لوگوں کو فریقین کی باتیں سننے سے کسی نتیجہ پر پہنچنے کا موقعہ مل جائیگا۔ اگر یہ منظور نہ ہو۔ تو آپ اپنے پچاس یا ساٹھ۔ سو آریہ سماجیوں کو جمع کر لیں۔ اتنے ہی آدمی ہم بھی لے آئینگے۔ جن کے حفظ امن کے فریقین ذمہ وار ہونگے۔ اس مجلس میں تبادلہ خیالات سے بعض لوگ فائدہ اٹھا لینگے۔ اس پر انہوں نے کچھ آمادگی کا اظہار کیا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ پردھان اور منتری صاحب سے بات چیت کرینگے۔

اسی دن میں نے اس خیال سے کہ شاید آریہ سماج سے تبادلہ خیالات ہو جائے۔ اور اگر نہ بھی ہو۔ تو کم از کم آریہ سماج کے اعتراضات کا جواب دے دیا جائے۔ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی خدمت میں تار ارسال کیا۔ کہ مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب کو ملتان بھیج دیں۔ ۲۵ مئی کی رات کو دونوں صاحبان تشریف لے آئے۔ ۲۶ کو منادی کرائی گئی۔ کہ مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب اسلام پر آریہ سماج کے اعتراضات کے جواب میں گجر کھڈا تقریریں کرینگے۔ اس سے چھاؤنی کے ان مسلمانوں میں جنہوں نے آریہ سماج کے اعتراضات سنے تھے۔ اور وہ بچینی

ہیں سکتے۔ کہ جوابات دینے والا کوئی ہو۔ خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ یہ جلسہ رات کو میری صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں میں نے اپنی افتتاحی تقریر میں بتایا۔ کہ یہ جلسہ کن حالات اور واقعات کی وجہ سے کیا جارہا ہے۔ اس کے بعد جماعتہ محمد عمر صاحب نے نہایت خوبی اور محبت سے بانی آریہ سماج کا ذکر کرتے ہوئے۔ اعتراضات کے جواب دیئے۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے مخصوص پنجابی انداز میں مذکورہ بالا موضوع پر تقریر کی۔ جس سے حاضرین بہت خوش ہوئے۔ تقریر قریباً ختم ہونے والی تھی کہ ایک احراری نے کہا کہ آپ جو یہ پیش کررہے ہیں کہ قرآن عالمگیر کتاب ہے۔ کیا نبی کریمؐ بھی عالمگیر نبی ہیں؟ گیانی صاحب نے جواباً کہا۔ ہاں۔ اس پر اس نے کہا کہ تم مرزا صاحب کو نبی کیوں مانتے ہو؟ گیانی صاحب نے کہا اسلیئے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت کے خلاف نہیں میں نے ان احرار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ وقت اس قسم کے سوال و جواب کا نہیں۔ اس پر انہوں نے نعرے لگانے۔ شور مچانا اور گالیاں دینا اور اینٹیں مارنا شروع کردیں۔ ہماری طرف سے اس قسم کی کسی حرکت کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔ لیکن ۳۰ر مئی کے اخبار "زمیندار" میں جو احرار نے روئداد شائع کرائی ہے۔ اس کو دیکھ کر یہ واضح ہوتا ہے کہ احرار کے بڑے بڑے لیڈر احمدیت کے مقابلہ میں ہر قسم کی سیاسی۔ اخلاقی اور روحانی موت تو مرہی چکے تھے۔ لیکن یہ مرنے والے جھوٹ فتنہ پردازی۔ اور بد اخلاقی ورثہ کے طور پر اپنے سے تعلق رکھنے والے کو دے گئے ہیں "زمیندار" میں یہ سراسر غلط لکھا گیا ہے۔ کہ احمدی لیکچرار یہ بیان کررہا تھا کہ جو شخص چاہے مرتبہ نبوت پر فائز ہوسکتا ہے۔ - اصل جوابی فقرہ میں اوپر قلمبند کرچکا ہوں۔ - دوسرا ان کا یہ تحریر کرنا کہ عوام کو اشتعال آیا۔ اور انہوں نے نعرے لگانے شروع کردیئے۔ یہ بھی صحیح نہیں۔ نعرے صرف چند احرار نے لگائے اور منسوب عام مسلمانوں کی طرف کردیا۔ - نیز گالیاں اور اینٹیں جو احرار کی طرف سے برسائی گئیں۔ وہ احمدیوں کی طرف منسوب کردیں

خاکسار فضل الرحمن پریزیڈنٹ
جماعت احمدیہ ملتان

حلف الفضول میں شامل ہونیوالوں کی تیسری فہرست

نوٹ:۔ حلف الفضول میں شامل ہونے کے لئے عشاء کی نماز میں یا الگ دو نفل پڑھ کر دعا مانگیں کہ اے اللہ تعالیٰ اگر میں اسکو نباہ سکوں گا۔ تو مجھے اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما" یا در کھیے استخارہ کے لئے صرف دعا کی شرط ہے خواب کی شرط نہیں

- ۱۲۷ پیر صلاح الدین صاحب ملتان
- ۱۲۸ خلیل احمد صاحب ناصر واقف تحریک جدید قادیان
- ۱۲۹ شریف احمد صاحب کوٹ آغا خان ضلع صوبا سنگھ براستہ کلاس والہ سیالکوٹ
- ۱۳۰ شکر الٰہی صاحب قرول باغ دہلی
- ۱۳۱ بشارت احمد صاحب واقف تحریک جدید قادیان
- ۱۳۲ مہر ولی صاحب ہزاروی دارالفتوح قادیان
- ۱۳۳ مولوی غلام احمد صاحب فرخ روہڑی سندھ
- ۱۳۴ صوفی محمد رفیع صاحب ڈی۔ ایس۔ پی سندھ
- ۱۳۵ عبدالکریم صاحب تانگہ چانگریاں سیالکوٹ
- ۱۳۶ صوبیدار سعید احمد صاحب قرول باغ دہلی
- ۱۳۷ ملک عطاء الرحمن صاحب واقف تحریک جدید قادیان
- ۱۳۸ ملک عمر علی صاحب قادیان
- ۱۳۹ عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی ۔ قادیان
- ۱۴۰ مرزا محمد حسین صاحب ۷۹ بنگلہ جالندھر کینٹ
- ۱۴۱ مولوی عبدالقادر صاحب لائل پور
- ۱۴۲ اقبال محمد خان صاحب حبیب آباد سندھ
- ۱۴۳ محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک دفتر مدارس ملتان
- ۱۴۴ مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ
- ۱۴۵ فقیر اللہ صاحب ۔ مغل پورہ ۔ لاہور
- ۱۴۶ ملک عبدالغنی صاحب راج بیلہ اسٹیٹ کاٹھیاواڑ
- ۱۴۷ علم الدین صاحب میرپور ریاست جموں
- ۱۴۸ احسان اللہ صاحب واقف تحریک جدید قادیان
- ۱۴۹ ملک احمد خان صاحب سابق منیجر دارالصناعت قادیان
- ۱۵۰ رفیق احمد صاحب میڈیکل کالج لاہور
- ۱۵۱ آنریری لفٹیننٹ فضل احمد خان صاحب نارمل سکول گجرات
- ۱۵۲ علی محمد الدین صاحب سکندر آباد
- ۱۵۳ رحمت اللہ صاحب ولد برکت علی صاحب سکنہ بھیرو چیچی
- ۱۵۴ فیض الحق خان صاحب بمبئی
- ۱۵۵ غلام حسین صاحب سبزوار سیالکوٹ شہر
- ۱۵۶ عبدالغنی صاحب راج بیلہ اسٹیٹ گجرات کاٹھیاواڑ
- ۱۵۷ شیخ عبدالقادر صاحب نلور بلز لائلپور
- ۱۵۸ بشارت احمد صاحب نیروبی افریقہ
- ۱۵۹ حمید ارفضل الدین صاحب اوورسیر قادیان
- ۱۶۰ عبدالمجید خان صاحب کپورتھلہ
- ۱۶۱ شیخ محمود نشیر صاحب آزاد مرید کے ضلع شیخوپورہ
- ۱۶۲ محمد اعظم صاحب بہلول پور ضلع سیالکوٹ
- ۱۶۳ سید محمد احمد صاحب ۔ کلکتہ
- ۱۶۴ قاضی محمد شریف صاحب لودھیانہ
- ۱۶۵ محمد بخش صاحب سگنیلر ۔ سرگودھا
- ۱۶۶ غلام محمد صاحب ضلع گجرات
- ۱۶۷ جلال الدین صاحب "
- ۱۶۸ شیخ مبارک احمد صاحب بوٹورا ۔ افریقہ
- ۱۶۹ پیر سلطان احمد صاحب ملیسی ۔ ملتان
- ۱۷۰ اقبال محمد خان صاحب ۔ حبیب آباد
- ۱۷۱ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد
- ۱۷۲ عبداللہ عبدالباسط صاحب قادیان
- ۱۷۳ قریشی عبدالقادر صاحب اعوان قادیان
- ۱۷۴ محمد عامل صاحب بدر قادیان
- ۱۷۵ بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے پروفیسر قادیان
- ۱۷۶ عین علی شاہ صاحب ۔ بی ۔ ملیچیان
- ۱۷۷ عبدالقادر صاحب دارالفضل قادیان

انچارج تحریک جدید

تقرر عہدہ داران پراونشل انجمن احمدیہ کشمیر

جماعہائے احمدیہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چوہدری عبدالواحد صاحب مدیر اخبار "اصلاح" کو ۳۰ر ستمبر ۴۷ء تک پراونشل انجمن کا امیر۔ اور شیخ محبوب الٰہی صاحب کو نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ -

علاوہ ازیں اسی عرصہ کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے

سکرٹری امور عامہ و خارجہ۔ خواجہ عبدالغفار صاحب مدیر اصلاح
سکرٹری تبلیغ ۔ راجہ غلام محمد صاحب جاگیردار باڑی پور
" تعلیم و تربیت ۔ میر عبدالرحمن صاحب آسنور
" مال و وصایا ۔ خواجہ عبدالرزاق صاحب آسنور
" تالیف و تصنیف ۔ مولوی احد اللہ صاحب مولوی فاضل
" ضیافت ۔ خواجہ غلام احمد صاحب آسنور
" جائداد ۔ خواجہ غلام محمد صاحب ڈار آسنور
محاسب ۔ خلیفہ عبدالرحیم صاحب کنٹرولر آف سیلائیز
آڈیٹر ۔ خلیفہ عبدالرحمن اسسٹنٹ انسپکٹر کسٹم

(ناظر اعلیٰ)

سکرٹریان تبلیغ فوراً اطلاع دیں!

نظارت ہذا جولائی کے پہلے ہفتہ سے اگست کے آخر تک تبلیغی دورے کرانا چاہتی ہے جماعتیں جو قادیان تا کھنڈوہ ۔ قادیان تا راولپنڈی قادیان تا ملتان ۔ قادیان تا لودھراں قادیان تا انبالہ بٹالہ وغیرہ قائم ہیں فوری طور پر اطلاع دیں کہ کیا وہ اپنے اور اپنے نزدیکی علاقوں میں جہاں ابھی جماعتیں قائم نہیں ہوئیں تبلیغی جلسے کرنے کا انتظام کریں گی؟ نیز مبلغین کے سفر خرچ فوراً نظارت ہذا میں بھجوادیں ۔ اس سلسلے میں ذی ثروت احباب کی توجہ کی ضرورت ہے ۔ جو مبلغین کے دوروں کو کرائیں ۔ جماعت احمدیہ دہلی نے مبلغ ۱۰۰/- روپیہ جماعتہائے راجپوتانہ میں دورے کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

(نظارت دعوت تبلیغ)

شیخ قانونگو احمدی احباب کی توجہ کیلیے

مجھے ایک تبلیغی ضرورت کے لئے جماعت کے شیخ قانونگو احباب کی فہرست درکار ہے ۔ جن شیخ قانونگو احباب کی نظر سے یہ اعلان گزرے وہ مہربانی فرماکر مجھے اپنے اسماء سے اطلاع فرماکر ثواب میں شریک ہوں۔

خاکسار شیخ مشتاق حسین کنٹرولر ۳ ٹمپل روڈ لاہور

بکڈپو تحریک جدید کی کتابیں

دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر تحریک جدید سے مندرجہ ذیل کتب آپکے مطالعہ اور غیر احمدی دوستوں میں تبلیغ کے لئے خریدی جاسکتی ہیں ۔ احباب جلد سے جلد فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں

کتاب	زبان	قیمت
احمدیت	انگریزی	قیمت ۸/
دی ٹوتھ	"	" الگ روپیہ
اسلام	"	" "
نظام نو	اردو	" "
انقلاب حقیقی	"	" ۴/
مناظرہ ہیبت پور	"	" ۴/

انچارج بکڈپو تحریک جدید

کپڑے کے تاجروں کیلئے ضروری اعلان

حال ہی میں حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب میں بزازوں کے لئے لائسنس لینے کا جو قانون ۱۹۴۳ء میں نافذ ہوا تھا۔ وہ اب منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس کی جگہ یکم جون ۱۹۴۵ء سے ایک نیا قانون نافذ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے رو سے حکومت نے پہلا لائسنسنگ آرڈر سارے کا سارا تبدیل کر دیا گیا ہے۔

تمام احمدی احباب جو کہ کپڑے کی تجارت کرتے ہیں وہ یکم جولائی سے پہلے نئے فارم پُر کر کے اپنے لائسنس تبدیل کرا لیں۔ اگر اس قانون کے متعلق مزید تفصیلات حاصل کرنی ہوں۔ تو دفتر تجارت سے حاصل ہو سکتی ہیں (ناظم تجارت)

ایک فزیکل انسٹرکٹر کی فوری ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ایک فزیکل انسٹرکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ تمام امیدوار صاحب (۱) اپنے سرٹیفکیٹس کی نقول (۲) عہدہ داران جماعت کی تصدیق (۳) عمر۔ تجربہ اور قابلیت وغیرہ کے متعلق کوائف جلد تر نظارت ہذا میں ارسال فرما دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

پتہ مطلوب ہے؟

صلاح الدین صاحب (ولد حاجی کریم بخش صاحب مرحوم) چک ۱۴۱ نمبر مراد ڈاکخانہ ڈیراوالہ جشتیاں ریاست بہاولپور کو ایک رجسٹری چٹھی بھجوائی گئی تھی جو واپس آ گئی ہے۔ کہ وہ فوج میں ملازم ہو گئے ہیں۔ دفتر ہذا کو ان کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں (ناظر بیت المال)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۴۵۱ مکرمہ طالع بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم ارائیاں عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغباناں۔ ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰؍۵؍۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیورات نتھ طلائی ۸ ماشہ۔ کانٹے طلائی جوڑی ۱۲ ماشہ۔ سوئی طلائی ۶ ماشہ۔ بند جوڑی نقرئی۔ آتولہ۔ انام طلائی ۶ ماشہ انگوٹھی ۱۲ ماشہ زمین ایک گھماؤں جو کہ نکیے صد روپیہ میں رہن ہے۔ جس کی قیمت آٹھ صد روپیہ ہوگی ایک مکان خام قیمتی ۵۰۰/- جو کہ میرے مہر کے عوض ملا ہوا ہے۔ نوٹ:۔ جو زمین رہن تھی وہ ننگ ہو چکی ہے۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا طالع بی بی موصیہ۔ گواہ شد:۔ مہر دین والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ عزیز دین

نمبر ۸۴۴۰ مکرم انوار رسول ولد شیخ سردار محمد صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۳۹ء ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵؍۵؍۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے اپنے والدین کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں یا کوئی اور صورت ہو جائے تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز جو جائداد میرے مرنے پر ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد انوار رسول شیخ قریشی گواہ شد:۔ افتخار الرسول برادر حقیقی۔ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی وصیتی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۴۴ مکرمہ بلقیس اختر بنت چودھری عبدالرحمن صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن (نواں میانہ پورہ شرقی سیالکوٹ) حال دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸؍۵؍۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرے پاس اس وقت مبلغ یکصد روپیہ جمع ہے اس کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ بلقیس اختر بقلم خود موصیہ گواہ شد:۔ عبدالرحمن والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ شکر الٰہی احمدی قرول باغ دہلی۔

نمبر ۸۴۴۶ مکرمہ بشریٰ خاتون بنت ڈاکٹر محمود احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴؍۵؍۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد صرف تین صد روپیہ نقد اور ایک جوڑی کانٹے طلائی اور ایک عدد انگوٹھی طلائی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ:۔ بشریٰ خاتون موصیہ دارالرحمت گواہ شد محمود احمد والد موصیہ احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد

آپ کے فائدہ کی بات

جن احباب کی قیمت ۲۰ جون ۱۹۴۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں ان کا فرض ہے کہ جس طرح بھی ہو **وی پی وصول کر لیں**۔ ایسا نہ ہو کہ انکار سے کے وہ جہاں "الفضل" کو مالی نقصان پہنچائیں۔ وہاں خود **بہت بڑے روحانی فوائد سے محروم ہو جائیں**۔ جو یہ پرچہ روزانہ ان تک پہنچاتا ہے۔ (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۰ جون۔ پرسوں شام کو ساڑھے سات بجے گوالمنڈی کی سب سے بڑی عمارت امرت دھارا بھون میں آگ لگ گئی۔ کئی لاکھ روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ فارمیسی۔ دفتر ڈاکخانہ وغیرہ بالکل جل گئے۔

دہلی ۱۰ جون۔ گورنمنٹ ہند کا اعلان مظہر ہے۔ کہ مٹی کا اور تیل ہندوستان آنے والا ہے اب گورنمنٹ اس قابل ہو گئی ہے کہ یکم جولائی سے دس ہزار ٹن مزید تیل ہندوستان کو دے سکے۔ دیگر اشیاء کا کوٹہ بڑھانے کے متعلق بھی حکومت غور کر رہی ہے۔

قاہرہ ۱۰ جون۔ عرب لیگ کونسل نے اعلان کیا ہے۔ کہ (۱) فرانس نے شام اور لبنان پر حملہ کیا۔ اس لئے قتل عام اور تباہی کی ذمہ واری اس کے کندھوں پر ہے۔ (۲) شام اور لبنان میں فرانسیسی فوجوں کی موجودگی ان ممالک کی آزادی اور خود مختاری کے حقوق کے منافی ہے۔ فرانس خود ان دونوں ممالک کی آزادی کو تسلیم کر چکا ہے۔ اگر فرانسیسی فوجیں شام اور لبنان میں موجود رہیں۔ تو اس سے کشیدگی بڑھے گی۔ اور دیگر عرب ممالک میں پھیل جائے گی۔ (۳) ان حالات میں عرب لیگ مطالبہ کرتی ہے۔ کہ فرانسیسی فوجیں شام اور لبنان سے فوراً نکل جائیں۔

لنڈن ۱۰ جون۔ چار اتحادی جرنیلوں نے جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کے رو سے جرمنی کے مختلف حصوں پر روس۔ امریکہ اور انگلستان کی اور فرانس کی فوجوں کا قبضہ رہے گا۔ اخبارات میں اسکی تشریح کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جرمنی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا ہے۔ پچھلے اڑھائی سو برس میں ایسا کبھی نہ ہوا۔ اس دستاویز کے بعد جرمنی نام کا کوئی ملک یورپ میں نہیں رہا۔ جرمنی کی سرحدوں کے متعلق جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ وہ آخری نہیں۔ کیونکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی کے حصے بخرے کر کے انہیں پولینڈ۔ ہالینڈ بلجیم۔ چیکوسلواکیہ اور فرانس میں بانٹ دیا جائیگا۔ جتنا جتنا کسی کا نقصان جنگ میں ہوا۔ اتنا اتنا حصہ سب کو مل جائے گا۔

قاہرہ ۱۰ جون۔ ایک انٹرویو کے دوران میں شام کے سفیر نے بتایا۔ کہ شام کے پریذیڈنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر میرے لڑکوں اور میرے رشتہ داروں سب کو ہلاک کر دیا جائے۔ اور میرا سر بھی کاٹ کر الگ کر دیا جائے۔ تو بھی فرانس کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کروں گا۔ آزادی وطن کی قیمت خون سے بھی زیادہ ہے۔ میں آزادی دیکر اپنے ملک کے لئے شرمندگی اور ندامت حاصل نہیں کرونگا۔

لاہور ۱۰ جون۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے جنگ کے بعد فوج سے واپس آمدہ لوگوں کے لئے ملازمت کے حصول اور پنجاب کے پسماندہ علاقوں میں ریلوں کی توسیع کے بارہ میں کئی ایک سکیموں پر غور کر رہی ہے۔ فوجیوں کو ریلوے میں زیادہ ملازمتیں ملیں گی۔

لاہور ۱۰ جون۔ پنجاب کے محکمہ صحت نے عورتوں کی اوسط عمر کے متعلق جو اعداد شائع کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان بھر میں مدراس کی عورتوں کی اوسط عمر سب سے زیادہ یعنی تیس سال اور سندھ اور بلوچستان کی عورتوں کی سب سے کم یعنی ۲۳٫۸ سال ہے۔ اس کے مقابلہ میں پنجابی عورتوں کی اوسط عمر ساڑھے چھبیس سال ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جن علاقوں میں عورتوں کی اوسط عمر کم ہے اسکی حقیقی وجہ عورتوں سے بدسلوکی ہے۔

لنڈن ۱۰ جون۔ مشہور امریکی نامہ نگار چارلس الیف کلی نے انکشاف کیا ہے۔ کہ ۶ جون ۱۹۴۴ء کو سرزمین یورپ پر فوجیں اتارنے کے بعد سے یوم فتح تک امریکی بری فوجوں کے روزانہ ۲۷۰۱ اشخاص زخمی اور لاپتہ ہوتے رہے۔ یہ لڑائی کل ۳۳۷ دن جاری رہی۔ اور اس دوران میں ۵۳۴، ۲۱ امریکی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

مدراس ۱۰ جون۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے خان بہادر فیض الرحمان سابق پوسٹ ماسٹر جنرل مدراس کی بیوی کو ایک لاکھ روپیہ بطور ہرجانہ دینا منظور کیا ہے۔ خان بہادر مرحوم گذشتہ سال ایک فوجی لاری کے حادثہ میں ہلاک ہو گئے تھے۔

لاہور ۱۰ جون۔ لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر جسٹس دین محمد کے اجلاس میں ایک پٹھان کی طرف سے ہیبس کارپس کی درخواست پیش کی گئی۔ کہ اس کے تین سالہ نواسے کو جس کی ماں کو اس کے باپ نے قتل کر دیا تھا۔ اور خود پھانسی کی سزا پا چکا ہے۔ اس کے حوالہ کیا جائے۔ درخواست میں لکھا۔ کہ بچہ کا چچا ۱۹۳۹ء میں قتل کے دو مقدمات میں ماخوذ رہ چکا ہے۔ بچہ کا دادا بھی قتل ہوا تھا۔ اور وہ ۳ ہزار ایکڑ اراضی کا اپنے چچا کے ساتھ مساوی حصہ دار ہے۔ اس لئے اس امر کا خدشہ ہے۔ کہ اس کا چچا جائیداد کے لالچ میں اسے قتل نہ کر دے۔ فاضل جج نے بچہ کو اسکی نانی کی تحویل میں دینے کا حکم نافذ کر دیا۔

جناب قاضی محمد اسلم صاحب کو مبارکباد

لاہور ۱۰ جون مکرم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور (ہیڈ آف فلاسفی ڈیپارٹمنٹ) کو چانسلر صاحب پنجاب یونیورسٹی نے یونیورسٹی کا فیلو نامزد فرمایا ہے۔ جناب قاضی صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض ہے۔

لاہور ۱۰ جون۔ پروفیسر مدن گوپال سنگھ ایم۔ اے (ٹریننگ کالج) پنجاب یونیورسٹی کے کنٹرولر امتحانات اور شیخ محمد بشیر صاحب اسسٹنٹ کنٹرولر مقرر کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر بھوپال سنگھ سابق پرنسپل سناتن دھرم کالج پنجاب یونیورسٹی کے ڈپٹی رجسٹرار مقرر ہوئے ہیں۔

لدھیانہ ۱۰ جون۔ چوہدری فضل الٰہی مہر الٰہی صاحبان کا ہوزری کا کارخانہ جو لدھیانہ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا کارخانہ تھا۔ اتوار کی شب کو آگ لگ جانے سے سب کا سب تباہ ہو گیا۔ اس کارخانے میں ایک لاکھ روپے کی قیمتی مشینری لگی ہوئی تھی۔ بلڈنگ بھی پچاس ہزار کی مالیت کی تھی۔ مشینری اور بلڈنگ کے سوا کارخانہ میں تقریباً دو لاکھ روپے کا تیار شدہ مال تھا۔

ٹوکیو ۱۰ جون۔ وزیر اعظم جاپان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے دشمنوں کی اس شرط نے کہ جاپان غیر مشروط ہتھیار ڈالے۔ ہمیں جنگ جاری رکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ان کا مقصد جاپان اور جاپانی اقوام کو صفحۂ ہستی سے مٹانا ہے۔ جاپانیوں کے لئے جو اپنی نیشنل زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے یہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کے مطالبہ کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ جاپان میں رہنے والے دس کروڑ اشخاص کی موت ہو جائے۔

لنڈن ۱۰ جون اطلاع ملی ہے۔ کہ اتنی بات میں مسٹر چرچل بلا مقابلہ منتخب نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ولیم ڈوگلس (عمر ۳۲ سال) نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ۷ جولائی کو ایسکس کے حلقہ انتخاب میں مسٹر چرچل کے مقابلہ میں کھڑے ہوں گے ولیم ڈوگلس کو فوج سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ اور ان پر الزام لگایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے اعلیٰ افسروں کے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ آپ ایک سال کی سزا بھی بھگت چکے ہیں۔

لنڈن ۱۰ جون۔ برطانیہ اور امریکہ نے ٹرسٹی شپ کے متعلق کچھ شرطیں رکھی تھیں۔ پہلے تو روس ان کی مخالفت کرتا رہا ہے۔ مگر اب مان گیا ہے۔ اور روس نے مخالفت ترک کر کے موجودہ سرپرستی کے شرائط کو تسلیم کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۰ جون۔ جاپان میں ہانگشو پر امریکن ہوائی جہازوں نے ۲۴ گھنٹے کے عرصہ میں دوسرا حملہ کیا۔ ٹوکیو کے علاقہ میں ہمارے ایک ہوائی دستے نے ہوائی جہاز بنانے والے کارخانے پر شدید بمباری کی۔ نگوما اور اوساکا کے درمیان انجینئرنگ کا سامان بنانے والے ایک کارخانہ کو نشانہ بنایا۔

واشنگٹن ۱۰ جون۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں جزیرہ لبیان میں اتر گئی ہیں۔ ایک سو جہازوں کا بیڑا اترنے والی فوجوں کا ہاتھ بٹا رہا ہے۔ آج سویرے جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہمارے سمندری اور ہوائی جہازوں نے بورنیو پر پھر حملے کئے۔

واشنگٹن ۱۰ جون۔ لوزان میں سگائین کی وادی میں اتحادی فوجیں ۸ میل اور آگے بڑھ گئی ہیں۔

کانڈی ۱۰ جون۔ آج سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ [illegible] تا من گاں کے گاؤں پر ہمارے دستوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ پیگو کی پہاڑیوں کی ترہٹیوں میں واقع ہے۔

لنڈن ۱۰ جون۔ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب برلن میں برطانوی اور امریکن دستے پہنچینگے۔ تو فتح کی خوشی میں ایک بڑی پریڈ کی جائیگی۔ روسیوں نے شہر کے درمیان ایک بہت بڑا چبوترہ بنایا ہے۔ جس پر سٹالن چرچل اور روزویلٹ کی تصویریں رکھی جائینگی اور فوجیں ان کو سلامی دیتی ہوئی گزرینگی۔

لنڈن ۱۰ جون۔ کل کینیڈا میں انتخابات ختم ہو گئے۔ تین بڑی پارٹیوں نے اپنی انتخابی جدوجہد ختم کر دی ہے۔

لنڈن ۷ جون مفتی اعظم فلسطین کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ انہیں جنگی مجرم قرار نہیں دے گی۔ بلکہ ان کے خلاف برطانوی عدالت میں مقدمہ چلانے کی کوشش کی جائے گی۔

لاہور ۱۰ جون۔ سونا ۷۷/- روپے چاندی ۱۳۳/۸/- روپے پونڈ ۵۱/۶/-